4050-حرم سے کچھ رقم ملی

سوال

ہم حج کے لیے گئے تو دوران حج حرم سے مجھے ایک بٹوہ ملا جس میں اچھی بھلی رقم بھی تھی ،مجھے اس کا کیا کرنا چاہیئے ، خاص کر جب کہ میں مکہ میں صرف محدود عرصہ کے لیے رہا ؟

پسندیدہ جواب

حرم کے لقطہ یا گمشدہ اشیاء کے بارہ میں علماء کرام کا اختلاف ہے کہ آیا ایک سال اعلان کرنے کے بعد یہ بھی حرم کی حدود سے باہر ملنے والی چیز کی طرح ملکیت میں آجائے گی کہ نہیں ؟

کچھ علماء تو کہتے ہیں کہ عموم احادیث کی بنا پر یہ بھی ملکیت میں آجائے گا ،
لیکن دوسرا گروہ کہتا ہے کہ اس کی ملکیت ثابت نہیں ہوتی ، بلکہ ہر وقت اس کا اعلان کرتا رہے اور کبھی بھی اس کی ملکیت میں نہیں آسکتا ۔

اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مکہ مکرمہ میں فرمان ہے :

(اس کا لقطہ اور گمشدہ چیز کسی کے لیے حلال نہیں لیکن جو اس کا اعلان کرے اس کے حلال ہے) ۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی نے بھی یہی قول اختیار کرتے ہوئے کہا ہے :

(کسی بھی حال میں وہ اس کا مالک نہیں بن سکتا ، اس لیے کہ اس کی نہی وارد ہے اور ہر وقت اس کا اعلان کرنا ضروری اور واجب ہے) ۔

اس سے نہی والی حدیث میں یہ ظاہر ہے ۔ دیکھیں کتاب : الملخص الفقھی تالیف صالح الفوزان ص (150) ، اس کی مزید تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (5049) کا مراجعہ کریں ۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا :

کیا میرے لیے مکہ مکرمہ سے گمشدہ چیز اٹھانا اور اسے اپنے علاقہ میں لے جا کر اعلان کرنا جائز ہے ؟ یا کہ یہ واجب اور ضروری ہے کہ میں مکہ مکرمہ کی مساجد کے دروازوں

پر اور بازاروں میں اس کا اعلان کروں ؟

توان کا جواب تھا :

مکہ مکرمہ کی گمشدہ اشیاء میں خصوصیت ہے کہ وہ صرف وہی اٹھا سکتا ہے جو ہر وقت اس کا اعلان کرتا رہے یا پھر اسے حکومتی اداروں کے سپرد کردے جو کہ اس کام کے لیے مختص ہیں ، اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(اس کی گمشدہ اشیاء صرف اعلان کرنے والے کے لیے اٹھانی حلال ہے) اس حکم میں حکمت یہ ہے کہ جب گمشدہ اشیاء اپنی جگہ پر ہی رہیں تو ہوسکتا ہے کہ ان کے مالک واپس آکرانہیں حاصل کرلیں ۔

تواس بنا پر ہم اپنے اس بھائی کو یہ کہیں گے آپ پر واجب اور ضروری ہے کہ آپ مکہ مکرمہ میں جہاں آپ کو ملی وہاں اوراس کے اردگرد ہی اس کا اعلان کریں ، مثلا مساجد کے دروازوں اورلوگوں کے جمع ہونے والی جگھوں پر ، اگر آپ یہ نہیں کرسکتے تو پھر آپ یہ رقم گمشدہ اشیاء کے ادارہ کے سپرد کردیں ۔ دیکھیں کتاب : فتاوی اسلامیہ (311/2) ۔

واللہ اعلم .